

ہر آدھے گھنٹے بعد آنکھوں میں ڈراپس ڈالنے ہوں تو روزے کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میری آنکھیں پچھلے دس پندرہ سال سے خراب ہیں، مجھے ایک بیماری ہے جس میں پورا جسم خشک ہوتا ہے، جس کی وجہ سے میری آنکھیں بھی خشک ہیں، آنکھوں کو تر رکھنے کیلئے مجھے ہر آدھے، ایک گھنٹے بعد آنکھوں میں ڈراپس، جیل وغیرہ ڈالنا پڑتا ہے، اب روزے کے دوران اگر میں آنکھوں میں ڈراپس وغیرہ نہ ڈالوں تو میری آنکھیں خراب ہو جائیں گی، ایسی صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزے کی حالت میں آنکھوں میں ڈراپس، جیل وغیرہ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ آنکھ اور حلق کے درمیان ایک منفذ یعنی راستہ ہے جس کی وجہ سے دوا حلق میں پہنچ جائے گی اور روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اب جبکہ آپ کو آنکھ خشک ہو جانے والی بیماری ہے جس کے سبب ڈراپ ڈالنا ضروری ہے، تو روزے سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر روزے کی حالت میں آنکھ کے زیادہ دیر خشک ہونے کے باعث آنکھوں کے خراب ہو جانے جیسے آنکھ کے پردے کو نقصان پہنچنے، آنکھ میں انفیکشن ہو جانے، یا ناقابل برداشت تکلیف یا جلن ہونے کا واقعی صحیح اندیشہ ہو، تو ایسی صورت میں فی الحال آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی، ہاں جب بیماری ختم یا کم ہو جائے جس کی وجہ سے ڈراپس ڈالے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہو، تو اب روزہ رکھنا ہوگا اور پچھلے تمام چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا بھی کرنی ہوگی، البتہ اگر بیماری ختم یا کم نہ ہو اور اسی حالت میں موت کا وقت قریب آجائے تو اب لازم ہوگا کہ فدیہ کی ادائیگی کی وصیت کر دیں۔

خیال رہے آنکھ کے خشک ہونے کے سبب اس کے خراب ہو جانے کا محض وہم و گمان کافی نہیں ہوگا، بلکہ اس کا ظن غالب ہونا ضروری ہے اور ظن غالب تین طرح سے حاصل ہوتا ہے، یا تو اس کی کوئی واضح علامت ہو، یا سابقہ ذاتی تجربہ ہو، یا کسی ایسے ماہر طبیب کے بتانے سے معلوم ہو جس پر پورے طور پر اعتماد جمتا ہو۔

آنکھ میں ڈراپ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، چنانچہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے :
”والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ“

ترجمہ : اور روزہ توڑنے والی چیز وہ ہوتی ہے جو منافذ (یعنی راستوں) کے ذریعے (پیٹ یا دماغ میں) داخل ہو۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 395، دار الفکر، بیروت)

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے : ”ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ جماع اور اس کے ملحقات کے علاوہ روزہ کو توڑنے والی صرف وہ دوا اور غذا ہے جو مسامات اور رگوں کے علاوہ کسی منفذ سے صرف دماغ یا پیٹ میں پہنچے۔“ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 516، شبیر برادرز، لاہور)

آنکھ خشک ہو جانے کے سبب اگر خراب ہونے کا صحیح اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے :

” (الأعذار التي تبيح الإفطار... ومنها المرض) المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع، وإن خاف زيادة العلة وامتدادها فكذا عندنا، وعليه القضاء إذا فطر كذافي المحيط. ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض والاجتهاد غير مجرد الوهم بل هو غلبة ظن عن أمانة أو تجربة أو إخبار طبيب مسلم غير ظاهر الفسق كذافي فتح القدير. والصحيح الذي يخشى أن يمرض بالصوم فهو كالمريض هكذافي التبیین“

ترجمہ : وہ اعذار جن میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، ان میں سے ایک عذر بیماری ہے، اگر بیمار کو اپنی جان کے تلف ہونے یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو وہ بالاتفاق روزہ چھوڑ سکتا ہے، اور اگر اسے بیماری کے بڑھنے یا طول پکڑنے کا اندیشہ ہو تو ہمارے نزدیک تب بھی روزہ چھوڑ سکتا ہے اور جب وہ روزہ چھوڑے گا تو اس پر قضا لازم ہوگی، یونہی محیط میں ہے۔ پھر اُس (جان کے ضائع ہونے یا عضو کے تلف ہونے یا بیماری کے بڑھنے یا دیر میں صحیح ہونے) کا علم مریض کے اجتہاد سے ہوگا، اور اجتہاد محض وہم نہیں بلکہ غالب گمان پر مبنی ہوگا جو کسی علامت، تجربے یا کسی مسلمان غیر فاسق طبیب کی خبر سے حاصل ہو، یونہی فتح القدير میں ہے۔ اور جو تندرست شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہونے کا اندیشہ رکھتا ہو، تو وہ بھی مریض کے حکم میں ہوگا، یونہی تبیین میں ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، صفحہ 206، 205، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر واقعی (کوئی) کسی ایسے مرض میں مبتلا ہے جسے روزہ سے ضرر پہنچتا ہے تو تا حصولِ صحت اُسے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے اُس کے بدلے اگر مسکین کو کھانا دے تو مستحب ہے ثواب ہے جبکہ اُسے روزہ کا بدلہ نہ سمجھے اور سچے دل سے نیت رکھے کہ جب صحت پائے گا جتنے روزے قضا ہوئے ہیں ادا کرے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 520، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ”مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔۔۔ ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے، محض وہم ناکافی ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں: (1) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا (2) اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا (3) کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اُس کی خبر دی ہو۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1003، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بیماری دور ہونے سے پہلے موت کا وقت آجائے تو فدیہ کی وصیت کر دی جائے، چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت نہیں، بلکہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر قبلِ شفا موت آجائے تو اس وقت کفارہ کی وصیت کر دیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 547، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-662

تاریخ اجراء: 13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net